روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 9/اگست 2011ء 8 رمضان 1432 ہجری 9 ظہور 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 183

جنتوں کے وارث

(وہ) ہمیشگی کی جنتیں ہیں جن کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے اور یہ جزا ہے اس کی جس نے پاکیزگی اختیار کی۔

(سورۃ طٰہٰ آیت 77)

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کی وفات پر آپ کی سیرت وسوانح، محاسن اور بعض ایمان افروز واقعات کا ذکر

جو لوگ وجہ اللہ میں محو ہو جاتے ہیں وہ دائمی زندگی حاصل کر لیتے ہیں

حضرت صاحبزادی صاحبہ کی عبادت، قرآن کریم پر غور وتدبر، مطالعہ کتب میں انہماک اور دوسروں کی ہمدردی کا جذبہ نمایاں تھا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اگست 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5/اگست 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ الرحمٰن کی آیات 28,27 کی تلاوت وترجمہ کے بعد فرمایا کہ زمین یا کائنات میں موجود ہر چیز فانی ہے اور باقی رہنے والا صرف رب کریم کا جاہ واکرام ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے

پس ہماری حقیقی خوشی اپنے خدا سے تعلق پیدا کرنے اور اس کی رضا کے حصول میں ہے۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں تلاوت کی گئی آیات کی وضاحت سے تشریح اور معرفت کے نکات بیان فرمائے اور پھر فرمایا کہ حضرت مسیح موعود اس لئے مبعوث ہوئے تھے کہ بندے کو خدا سے ملائیں اسے **فاد خلي في عبادي** کا مضمون سمجھائیں تا کہ اسے دائمی جنتوں اور دائمی زندگی کا وارث بنائیں۔ پس دائمی زندگی کی تلاش کرو کیونکہ خدا تعالیٰ کو پائے بغیر یہ دائمی زندگی نہیں مل سکتی۔ یہ رمضان المبارک کا مہینہ بھی ہر سال اس لئے آتا ہے کہ ہم اپنے پیدا کرنے والے خدا کی پہچان کر کے اپنے آپ کو ہلاکت سے بچائیں، نیکیوں کے معیاروں کو بڑھائیں، اپنی روحانیت کے معیار اونچے کریں۔ پس خوش قسمت ہیں وہ جو ان مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا عبد بننے کیلئے تمام سال کوشاں رہتے ہیں۔

فرمایا کہ جب کوئی اپنا پیارا اور بزرگ اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اس مضمون کی طرف مزید توجہ پیدا ہوتی ہے۔ حضور انور نے اپنی پیاری والدہ ماجدہ حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی وفات پر ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کی عبادت اور قرآن کریم پر غور وتدبر کرنا میرے لئے نمونہ تھے۔ انہوں نے رفقاء ورفیقات حضرت مسیح موعود کا پیار و شفقت پائی۔ ان میں رفقاء کا اثر نمایاں تھا۔ آپ کا اٹھنا بیٹھنا، بول چال اور رکھ رکھاؤ میں ایک وقار تھا۔ خدا تعالیٰ سے لو لگانے کی ایک تڑپ تھی۔ حضور انور نے اپنی والدہ کی زندگی کے متفرق واقعات بھی بیان کئے اور فرمایا کہ ایف اے تک تعلیم حاصل کی، 1929ء میں ''مولوی'' کا امتحان پاس کیا۔ لمبا عرصہ آپ لجنہ اماء اللہ ربوہ کی صدر رہیں۔ دور صدارت میں لجنہ کی عمدہ تربیت کی اور پردہ پر زور دیا۔ ہمیشہ اس کوشش میں رہیں کہ ربوہ کی پوزیشن ہمیشہ پاکستان کی تمام مجالس میں نمایاں رہے۔ پھر فرمایا کہ آپ کے فیصلے بڑے دور رس نتائج کے حامل ہوتے تھے۔ بیت بازی کا بڑا شوق تھا۔ بہت سے شعر زبانی یاد تھے۔ معروف قصیدہ کے تمام اشعار یاد تھے۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود میں بڑا انہماک پایا جاتا تھا۔ دوسروں کی ہمدردی کا جذبہ نمایاں تھا۔ بہت مہمان نواز اور بڑی دعا گو خاتون تھیں۔ جرمنی میں جماعت کے روشن مستقبل سے متعلق ان کے خواب کا ذکر فرمایا۔ چندوں کی ادائیگی میں بڑی باقاعدہ تھیں اور دیگر مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کی تمام دعائیں میرے لئے اور میرے بہن بھائیوں اور ہماری اولادوں کیلئے پوری فرمائے۔ فرمایا کہ خلافت کے بعد میرے ساتھ تعلق میں ایک اور ہی رنگ آ گیا تھا۔ دیگر ممالک کے دوروں پر جانے سے پہلے میں ان کو فون کرتا تو آپ دعاؤں سے نوازتی تھیں۔ 2005ء میں جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر ملاقات میں آپ کا خلافت سے وہ تعلق دیکھا جو میں نے ان کی آنکھوں میں پہلے خلفاء کیلئے دیکھا تھا، وہ میرے لئے بھی تھا۔ وہ بیٹے کا نہیں بلکہ خلافت کا تعلق تھا جس میں عزت واحترام تھا اور دعا بھی تھی۔ اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ انہیں جنت نصیب کرے۔ آمین۔ حضور انور نے فرمایا کہ 1913ء میں الفضل اخبار کے اجراء کے وقت ابتدائی طور پر جو قربانی پیش کی گئی اس میں میری والدہ صاحبہ کا زیور بھی شامل تھا۔ قارئین الفضل مطالعہ کرتے وقت میری والدہ صاحبہ کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حضور انور نے آخر پر اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی نماز جنازہ غائب نماز جمعہ کے بعد ادا کرنے اور ان کے ساتھ دو اور احباب مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سابق نائب ناظر زراعت اور نائب وکیل الزراعت اور مکرم مرزا رفیق احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اعلان داخلہ

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں ایف ایس سی فرسٹ ائیر کلاس میں داخلہ کے خواہشمند کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ اب ادارہ کے طلباء آغا خان بورڈ کا امتحان دیا کریں گے۔ ادارہ ہٰذا میں درج ذیل گروپس میں داخلہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

گروپ نمبر1:۔ پری انجینئرنگ
گروپ نمبر2:۔ پری میڈیکل
گروپ نمبر3:۔ I.C.S
گروپ نمبر4:۔ میتھ، سٹیٹ، اکنامکس
گروپ نمبر5:۔ میتھ، سٹیٹ، فزکس

داخلہ فارم ادارہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے جو درج ذیل دستاویزات کے ساتھ انٹرویو والے دن جمع ہو گا۔ انٹرویو برائے داخلہ مورخہ 15/ اگست 2011ء کو صبح 9 بجے کالج ہال میں ہوگا۔

داخلہ فارم کے ساتھ درج ذیل دستاویزات منسلک کرنا ہوں گی۔

(i) چار عدد حالیہ کلرڈ فوٹو گراف سائز ڈیڑھ x2 انچ کالر والی سفید قمیض میں اور ہلکے نیلے Background کے ساتھ بغیر ٹوپی ہونا ضروری ہے۔

(ii) رزلٹ کارڈ کی مصدقہ نقل

(iii) کریکٹر سرٹیفکیٹ جس ادارہ سے میٹرک کیا ہے۔

مزید معلومات کیلئے کالج ہٰذا کے دفتر سے رابطہ کریں۔ داخل ہونے والے طلباء کی فہرست مورخہ 21/اگست کو کالج کے نوٹس بورڈ پر آویزاں ہوگی۔

کالج کی فیس جمع کروانے کی آخری تاریخ مورخہ 29/اگست ہے۔

کلاسز مورخہ 4 ستمبر صبح 7 بجے سے شروع ہو جائیں گی۔

(پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

رحمتِ خداوندی کی پکار

سورۃ زُمر کی آیت نمبر 54 سے متاثر ہو کر لکھے گئے اشعار ترجمہ (تُو کہہ دے اے مرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو یقیناً اللہ سب کے سب گناہ بخشتا ہے۔ یقیناً وہ بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے)

گر چہ ہے گناہوں میں گرفتار چلا آ
آ پاس مرے میرے خطا کار چلا آ

بخشش مری ہر سمت تجھے ڈھونڈ رہی ہے
کیوں مجھ سے گریزاں ہے مرے یار چلا آ

سو بار بھی توبہ کو اگر توڑ چکا ہے
رحمت مری کہتی ہے کہ سو بار چلا آ

مایوس نہ ہو گر مرے وعدوں پہ یقیں ہے
وعدے کا میں سچا ہوں ستمگار چلا آ

ڈھک لے گی ترے عیب مری رحمتِ جاری
مت بھول مرا نام ہے ستار چلا آ

دو اشکِ ندامت ترے دوزخ کو بُجھا دیں
آنکھوں میں لیے اشکوں کی منجدھار چلا آ

میں کون ہوں کیا ہوں تجھے ادراک نہیں ہے
دیکھا ہی نہیں تو نے رُخِ یار چلا آ

دوزخ سے نہ ڈر چھوڑ دے جنت کی طمع کو
آ دیکھ مجھے طالبِ دیدار چلا آ

راہ دیکھ رہا ہے ترا خالق، ترا مالک
مسجودِ ملائک، مرے شہکار چلا آ

بندہ ہے تو بندے کے لیے عجز ہے زیبا
سر پر نہ سجا کبر کی دستار چلا آ

آ جا کہ کھلے ہیں ابھی توبہ کے دریچے
قبل اس کے کہ ہو جائے تو لاچار چلا آ

مجبوری و مختاری کی بحثوں کو بھلا دے
بے کار نہ کر حجت و تکرار چلا آ

مٹی ہے تری خیر کا اور شر کا مرکب
تُو خیر کو لے شر سے ہو بے زار چلا آ

اوجھل نہیں تو مجھ سے بھٹکتے ہوئے راہی
پھرتا ہے کہاں ہو کے یونہی خوار چلا آ

ہاں دیر اگر ہے بھی تو اندھیر نہیں ہے
مجھ سا نہ ملے گا کوئی غم خوار چلا آ

میلے سے جہاں کے ترا دل ہی نہیں بھرتا
گھر میں ترے چیزوں کے ہیں انبار چلا آ

تاجر ہے اگر تُو تو رضا میری کما لے
ہو جائے گا کل بند یہ بازار چلا آ

اب چھوڑ بھی دے دنیائے فانی کے مزوں کو
آ چکھ تو سہی لذتِ دیدار چلا آ

تُو موت کے قدموں کی بھی آہٹ نہیں سنتا
کرتا ہے تجھے وقت خبردار چلا آ

پیارا ہے مجھے بندۂ تواب و مطہر
قُرآن کو پڑھ عجز میں سرشار چلا آ

کر دیتی ہے معدوم یہ فی الفور گناہ کو
توبہ میں نہاں ہیں عجب اسرار چلا آ

اب چھوڑ بھی دے ظلم و جفا کا یہ وطیرہ
یاں عجز فقط عجز ہے درکار چلا آ

یہ دل پہ جما زنگ اسی وقت کھرچ دے
ہو جائے گا کل کام یہ دشوار چلا آ

گردن میں تری طوق ہیں پیروں میں سلاسل
اس پر ہے عجب شوخیٔ رفتار، چلا آ

یہ کام ہے جلدی کا اسے ٹال نہ کل پر
کل آئے نہ آئے دلِ بیمار چلا آ

آدمؑ نے بھی توبہ میں ہی ڈھونڈی تھیں پناہیں
آدمؑ کے قدم پر ہی قدم مار چلا آ

کج رو کی نہیں ہے مرے کوچے میں رسائی
درگاہِ مقدس ہے یہ ہموار چلا آ

بہروپ نہ بھر عابد و زاہد کا نکمے
رگ رگ سے میں واقف ہوں ریا کار چلا آ

ہونے کو ہے اب ختم تری عمر کی نقدی
ڈھلنے کو ہے اب شام خریدار چلا آ

خود تیری انا راہ کی دیوار بنی ہے
دیوار گرا بھول کے پندار چلا آ

اب چھوڑ بھی الفاظ کی جادو گری عرشی
کافی ہیں جو لکھ ڈالے ہیں اشعار چلا آ

ارشاد عرشی ملک

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو قبول کرنے کے بعد پھر دوسری قدرت سے بھی تعلق اخوت اور وفا کو قائم کیا

صراط مستقیم کی دعا صرف حقوق اللہ کی ادائیگی کے لئے نہیں ہے بلکہ حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے بھی ہے

نماز جو انسانی پیدائش کا بنیادی مقصد ہے اس میں اگر سستی ہے تو پھر وہ آہستہ آہستہ دوسری نیکیوں کو بھی چھڑا لیتی ہے

ہمیشہ اپنا محاسبہ کرنا اور پھر اگلی منزل کی طرف قدم بڑھانا ہی ایک مومن کا شیوہ اور شان ہے۔ انجام بخیر ہونے کے لئے دعا بھی بہت ضروری ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 رجون 2011ء بمطابق 17 راحسان 1390 ہجری شمسی بمقام گراس گیراؤ جرمنی

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اللہ تعالیٰ کا ہم احمدیوں پر یہ احسانِ عظیم ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ ایک احمدی غور کرے تو اس احسان پر تمام زندگی بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہے تو پھر بھی ادا نہیں کر سکتا۔ کہتے ہیں اس وقت دنیا میں (مومن) دو ارب کے قریب ہیں۔ سب کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی اور حکم ہے کہ چودھویں صدی میں مسیح و مہدی کا ظہور ہوگا۔ ایک اندھیرے زمانے کے بعد پھر (دین حق) کی نشأۃ ثانیہ کا دور شروع ہوگا۔ اس لئے جب وہ ظہور ہو، وہ نشانیاں پوری ہوں اور سب سے بڑھ کر یہ نشانی کہ چاند اور سورج گرہن رمضان کے مہینے میں مقررہ تاریخوں پر ہو تو یہ ایک ایسی نشانی ہے کہ جب سے کہ زمین و آسمان بنے ہیں یہ نشانی کبھی واقع نہیں ہوئی، تو اس خدا کے فرستادے اور میرے عاشقِ صادق کو مان لینا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ پھر قرآنِ کریم نے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ (۔) (سورۃ الجمعہ:4) کہہ کر مزید اس طرف توجہ پھیر دی اور جس کی وضاحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر فرما دی کہ غیر عرب لوگوں میں سے اس کو تلاش کرنا۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعۃ باب و اخرین منھم......حدیث نمبر 4897)

اور آپ نے فرمایا کہ برف کے سِلوں پر بھی گھٹنوں کے بَل چل کر جانا پڑے تو جانا اور اسے میرا اسلام پہنچانا۔ پھر (مومنوں) کو خدا تعالیٰ نے ہمیشہ ہدایت پر رہنے اور ہدایت قبول کرنے کی دعائیں بھی سکھائیں لیکن اس کے باوجود اس وقت تک پانچ سات فیصد لوگوں کو ہی زمانے کے امام کو پہچاننے کی توفیق ملی۔ باوجود اس کے کہ (مومن) اِھْدِنَا .... کی دعا اپنی نمازوں میں کئی بار پڑھتے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ جیسا کہ میں نے ابھی کہا کہ قرآنِ کریم کی پیشگوئیاں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں اور ارشادات سامنے ہیں (مومنوں) کی اکثریت اس امام کو جو زمانے کا امام ہے، ماننے سے انکاری ہے۔ اور نہ صرف ماننے سے انکاری ہے بلکہ تکذیب پر شدت سے زور دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سعید فطرت غیر .... بلکہ لا مذہبوں اور اس سے بھی بڑھ کر خدا تعالیٰ کو نہ ماننے والوں کو بھی ہدایت عطا فرما رہا ہے، ہدایت کے راستوں کی طرف رہنمائی فرما رہا ہے۔ اور ان لوگوں میں سے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے نام نہاد اور مفاد پرست (۔) کے پیچھے چل کر بعض جگہ (مومن) کہلانے والوں نے امام الزمان کی دشمنی کی انتہا کی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اِن لوگوں کو عقل دے۔ (۔) جو نام نہاد (۔) ہیں وہ تو ایسے حال پر پہنچے ہوئے ہیں کہ لگتا ہے ان کے لئے بظاہر اصلاح کے سب ذریعے بند ہو چکے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو معصومیت میں یا اپنے خیال میں عشقِ رسول میں اِن کے پیچھے لگے ہوئے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ صحیح راستوں کی طرف ہدایت عطا فرمائے تا کہ وہ امام کو پہچانیں۔ اور جو دشمنی وہ اس زمانہ کے امام سے کر رہے ہیں، جس کی بعض جگہوں پر انتہائی حدوں کو چھوا جا رہا ہے، اس سے وہ باز آ جائیں اور اپنی عاقبت سنوارنے والے بن جائیں۔ کاش اِھْدِنَا .... کی دعا (مومنوں) کے دل کی آواز بن کر نکلے اور (۔) امت اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بنے۔ اور دنیا اِن کو بھی عزت اور تکریم کی نظر سے دیکھنے والی ہو۔

ایک جگہ اس یعنی اِھْدِنَا .... کی آیت کی وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''قرآن شریف نے جیسا کہ تمدن کے لئے یہ تاکید فرمائی ہے کہ ایک بادشاہ کے زیرِ حکم ہو کر چلیں۔ یہی تاکید روحانی تمدن کے لئے بھی ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ یہ دعا سکھلاتا ہے کہ اِھْدِنَا .... (الفاتحہ:7-6) پس سوچنا چاہئے کہ یوں تو کوئی مومن بلکہ کوئی انسان، بلکہ کوئی حیوان بھی خدا تعالیٰ کی نعمت سے خالی نہیں مگر نہیں کہہ سکتے کہ ان کی پیروی کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ حکم فرمایا ہے۔ لہٰذا اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ جن لوگوں پر اکمل اور اتم طور پر نعمتِ روحانی کی بارش ہوئی ہے ان کی راہوں کی ہمیں توفیق بخش کہ تا ہم ان کی پیروی کریں۔ سو اس آیت میں یہی اشارہ ہے کہ تم امام الزمان کے ساتھ ہو جاؤ''۔

(ضرورۃ الامام، روحانی خزائن جلد نمبر 13 صفحہ 494)

امام الزمان کی تعریف آپ نے یہ فرمائی کہ وہ رسول بھی ہوتے ہیں اور وہ لوگ بھی ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ دنیا کی ہدایت کے لئے مامور فرمائے۔ پس اس زمانے میں جیسا کہ میں نے کہا قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق امام الزمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق مسیح موعود و مہدی معہود ہی ہیں جو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ انعام لے کر مبعوث ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ انعام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے تا قیامت جاری رہنا ہے، اب آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود (۔) کے ذریعے سے جاری رہنا ہے۔ اور جیسا کہ آپ نے فرمایا یہ مسیح موعود کے ساتھ جُڑ کر ہی دوسروں کو مل سکتا ہے۔

آج سے چودہ سو سال پہلے جو نعمت جاری ہوئی اس سے آپؐ کے صحابہ نے خوب فیض پایا۔ ہر وقت اس فکر میں رہتے کہ کس طرح ہم زیادہ سے زیادہ اپنے ایمانوں میں تازگی پیدا کریں۔

اِھْدِنَا .... کا وِرد ان کی زبانوں پر ہوتا تھا۔ نماز پڑھتے تھے تو ہر ہر لفظ اور دعا ان کے دل کی گہرائیوں سے نکلتی تھی۔ ایک ایسا رشتہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قائم فرمایا تھا جس کی مثال نہیں ملتی۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے بھی ان کو ایسا نوازا کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ کا خطاب اور اعزاز انہوں نے پایا۔ پس اس نعمت کو حاصل کرنے کے لئے اور ہدایت پر قائم رہنے کے لئے صراطِ مستقیم پر ہمیشہ چلتے چلے جانے کے لئے جب ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو مانتے ہوئے اس زمانے کے امام اور مسیح و مہدی کو مانا ہے تو پھر اس سے ایسا تعلق ہمیں جوڑنا ہوگا جو ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنائے اور جب کہ ہم نے خود بیعت کے وقت یہ عہد کیا ہے کہ اس رشتے کو ہم سب سے سوا رکھیں گے، سب رشتوں پر فوقیت دیں گے۔ جیسا کہ دسویں شرطِ بیعت میں درج ہے۔ وہ شرط یہ ہے:

’’یہ کہ اس عاجز سے (یعنی حضرت مسیح موعود سے) عقدِ اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقتِ مرگ قائم رہے گا اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ نمبر 160 ایڈیشن 2003ء)

پس صرف بیعت کر کے ہم یہ نہیں سمجھ سکتے کہ ہماری اِھْدِنَا .... کی دعا قبول ہوگئی یا اللہ تعالیٰ نے ہمارے بزرگوں کی اِھْدِنَا .... کی دعا قبول کر لی اور ہمیں اپنے فضل سے ان کے گھروں میں پیدا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں زمانے کے امام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرما دی، یہ کافی نہیں ہے۔ اب جب ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اس امام کو مان لیا ہے تو ہمیں آگے قدم بھی بڑھانے ہوں گے۔ بلکہ اب پہلے سے بڑھ کر اِھْدِنَا .... کی دعا کی طرف توجہ کی ضرورت ہے کہ یہ عہد جو طاعت در معروف کا ہم نے باندھا ہے اس پر اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ قائم رکھے۔ ہم صراطِ مستقیم پر ہمیشہ چلتے چلے جانے والے ہوں۔ اور ہم اس قرآنی حکم پر عمل کرنے والے ہوں کہ (۔) پس ہرگز نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ تم فرمانبردار ہو۔ انسان پر اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو وہ کبھی اپنی کوشش سے کامل اطاعت اور فرمانبرداری نہیں دکھا سکتا۔ اسے پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر وقت متوجہ رکھنے کے لئے یہ دعا سکھا دی ہے۔ اور ہر نماز اور ہر نماز کی ہر رکعت میں یہ حکم دیا کہ اِھْدِنَا .... کی دعا کو سامنے رکھو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہدایت دینے والا ہے۔ اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں قائم رکھتے ہوئے اس سے راہِ ہدایت پر قائم رہنے کی دعا کرتے چلے جاؤ۔ اس کے بغیر یہ بہت مشکل ہے کہ انسان کسی سے ایسا تعلق رکھے جو کسی اور خادمانہ حالت میں پائی نہ جاتی ہو۔ ایسا تعلق ہو جو کسی بھی اور رشتے میں پایا نہ جاتا ہو۔ ایسا تعلق ہو جس میں کامل اطاعت ہو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بغیر ممکن نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ سے ہی ہدایت چاہنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ سے ہی مدد چاہنے کی ضرورت ہے۔ پس اگر ہم نے زمانے کے امام کے ساتھ عہدِ بیعت کو حقیقت میں نبھانا ہے تو اِھْدِنَا .... کی حقیقت کو سمجھنے کی بھی ضرورت ہے۔ اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک تڑپ کے ساتھ اس دعا کو مانگنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس امام کے ساتھ جُڑنے کے بعد صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ ہم نے زمانے کے امام کی بیعت کر لی اور بس۔ بلکہ پھر اس نظام کے ساتھ بھی تعلق جوڑنا ہوگا جو حضرت مسیح موعود نے قائم فرمایا ہے اور جس کا بیان آپ نے بڑی وضاحت کے ساتھ ’’رسالہ الوصیت‘‘ میں فرما دیا کہ وہ خلافت کا نظام ہے۔

ایک شخص حضرت مسیح موعود کو مان لیتا ہے لیکن اگر اس آئندہ آنے والی قدرت کا انکاری ہے یا طاعت در معروف کے عہد میں حیل و حجت سے کام لیتا ہے تو پھر وہ حضرت مسیح موعود کے ساتھ خادمانہ تعلق کو بھی توڑنے والا بن گیا ہے اور پھر ان برکات سے بھی محروم ہوگیا ہے جو آپ کے ساتھ جڑے رہنے سے ملتی ہیں۔ غیر مبائعین کی مثال ہمارے سامنے بڑی واضح مثال ہے۔ انہوں نے بیشک حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے کا دعویٰ تو کیا یا بیعت کی تو کیا لیکن آپ کے اس پیغام کو کہ خلافت کے نظام کو بھی اسی قدرت کا تسلسل سمجھنا جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کے ذریعے سے جاری فرمائی ہے، کو اپنے ذاتی مفادات کی وجہ سے نہ سمجھے یا نہ سمجھنے کی کوشش کی۔

پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو قبول کرنے کے بعد پھر دوسری قدرت کے ساتھ بھی تعلق اخوت اور وفا کو قائم کیا۔ لیکن ایک احمدی کے لئے یہی اِھْدِنَا .... کی انتہا نہیں ہے۔ جیسا میں نے کہا، محاسبہ نفس ہر وقت کرتے رہنا چاہئے۔ اِھْدِنَا .... کی دعا ایک تسلسل ہے آگے بڑھتے چلے جانے کا۔ اور ہر وقت ہدایت کی راہ کی تلاش میں رہتے ہوئے اس کے لئے استقامت کی دعا کرنا ہی ایک مومن کی شان ہے۔ عام انسان جو روحانیت کے اعلیٰ مدارج پر نہیں ہے اس کی تو ہر وقت شیطان سے لڑائی ہے، یا یہ کہہ لیں کہ باوجود نیکیاں بجالانے کے شیطان اس کو ورغلانے کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ باوجود حضرت مسیح موعود کو ماننے کے، باوجود خلافت سے وفا کا تعلق جوڑنے کے، باوجود مالی قربانیوں میں حصہ لینے کے، باوجود جماعتی خدمات اور وقارِ عملوں میں حصہ لینے کے کئی لوگ ایسے ہیں جو مجھے مل کر خود اپنے منہ سے کہتے ہیں کہ نمازوں میں سست ہوں۔ اور نماز جو انسان کی پیدائش کا بنیادی مقصد ہے اس میں اگر سستی ہے تو پھر وہ آہستہ آہستہ دوسری نیکیوں کو بھی چھڑا لیتی ہے اور ایسے بھی ہیں جو بہت سی نیکیاں تو کرتے ہیں، نمازیں بھی پڑھتے ہیں لیکن اپنے گھر میں، اپنے اہل کے ساتھ سلوک میں اچھے نہیں ہیں۔ یہ بھی ہدایت کے راستے سے بھٹکنے والے لوگ ہیں۔ اِھْدِنَا .... کی بیشک دعا کر رہے ہوں لیکن تمام حکموں پر عمل کرنے والے نہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل کے ساتھ اچھا ہے۔ پس ہدایت کے راستے تلاش کرنے والا ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کو سامنے رکھ کر، اس عشق و محبت کو سامنے رکھ کر جو ایک مومن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہونا چاہئے، یہ کوشش کرتا ہے کہ اس پر چلے جس پر اللہ اور اس کا رسول ہمیں چلانا چاہتا ہے۔ جب ہم اِھْدِنَا .... کی دعا کرتے ہیں تو ہمارے پیش نظر وہ ٹارگٹ ہو، وہ اسوہ ہو جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے۔ جس کو آپ سے فیض پانے والے صحابہ نے ہمارے سامنے رکھ کر منعم علیہ لوگوں کا نمونہ دکھایا۔ جس کو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود نے اپنے قول و فعل سے ہمارے سامنے پیش فرما کر ہمیں اندھیروں سے روشنی کی طرف جانے کے راستے دکھائے۔ جن کے ذریعے سے (رفقاء) حضرت مسیح موعود نے بھی اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کر کے اعلیٰ روحانی مدارج کو حاصل کیا۔

میں نے گھریلو زندگی کا ذکر کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود اپنے (رفقاء) کو اپنے اہل سے اپنے گھر والوں سے حسنِ سلوک کا کس طرح ارشاد فرماتے تھے؟ ایک مرتبہ ایک (رفیق) نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش ہو کر یہ بیان کیا کہ میری بیوی اپنے میکے میں اتنا عرصہ رہ کر آئی ہے اور اب میں نے ارادہ کیا ہے کہ اسے کبھی میکے نہیں جانے دینا۔ حضرت مسیح موعود کو اس بات کو سن کر بڑا رنج پہنچا، بڑی تکلیف ہوئی۔ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آپ نے کہا کہ ہماری مجلس سے چلے جاؤ کہ یہ باتیں ہماری مجلس کو گندہ کر رہی ہیں۔ اور آپ نے کافی سخت الفاظ انہیں فرمائے۔ پھر انہوں نے معافیاں مانگیں۔ ایک دوسرے (رفیق) جو اپنی بیوی سے زیادہ حسن سلوک نہیں کرتے تھے وہ بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے، وہ وہاں سے فوراً اٹھ کر بازار گئے۔ بازار جا کر کچھ چیزیں بیوی کے لئے خریدیں اور گھر لے جا کر اس کے سامنے رکھیں کہ یہ تمہارے لئے تحفہ ہیں اور بڑے پیار سے باتیں کیں۔ بیوی پریشان کہ آج میرے خاوند کو کیا ہو گیا ہے۔ یہ انقلاب کیسا ہوا ہے؟ اس سے پوچھا کہ آج تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ مَیں حضرت مسیح موعود کی مجلس میں بیوی سے بدسلوکی کا بیان ہونے پر حضرت مسیح موعود کی سخت تکلیف اور ناراضگی دیکھ کر آیا ہوں۔ اللہ میرے گزشتہ گناہ معاف کرے۔ جو تم سے میں سلوک کرتا رہا تم بھی مجھے معاف کر دو اور آئندہ حسنِ سلوک ہی کروں گا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 129-128 روایات محمد اکبر صاحب)

تو یہ تبدیلی ہے جو ہدایت کے راستوں کی طرف لے جاتی ہے۔ گھریلو زندگی سے شروع ہوتی ہے۔ معاشرے میں پھیلتی ہے اور پھر دنیا میں پھیلتی ہے اور اسی بات کا آج ایک احمدی نے

حضرت مسیح موعود سے عہدِ بیعت باندھا ہے۔ اور اسی سے پھر اللہ تعالیٰ کے قرب کے رشتے حاصل ہوتے ہیں۔ تو ہدایت صرف کسی مامور کو مان لینا نہیں ہے یا نظام سے وابستہ ہو جانا ہی نہیں ہے بلکہ اپنی زندگیوں کو اس تعلیم کے مطابق ڈھالنا اور اس پر قائم ہونا ہدایت کی اَصل ہے، بنیاد ہے۔ پس اِھْدِنَــــا .... کی دعا صرف حقوق اللہ کی ادائیگی کے لئے نہیں ہے۔ یہ دعا صرف اپنے ایمان کی مضبوطی کے لئے نہیں ہے بلکہ حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے بھی ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود نے تو فرمایا ہے یہ دعا تمہاری زندگی کے ہر شعبے کے لئے ہے۔

یہاں آپ میں سے بھی کئی لوگ ہیں جن میں سے بعض کا مجھے علم ہے جو اپنی بیویوں پر ظلم کرتے ہیں، بعض ایسے ہیں جن کا علم نہیں ہے۔ باہر وہ بڑے اچھے ہیں، لوگوں کی نظر میں انتہائی شریف اور راہِ ہدایت پر قائم ہیں لیکن اپنے گھروں کے معاملات میں صراطِ مستقیم سے ہٹے ہوئے ہیں۔ اپنے اہل سے حسنِ سلوک کرنا، اپنے گھر والوں سے حسنِ سلوک کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر یہ بیان فرما کر کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل سے اچھا ہے، آخر میں اپنی مثال دی کہ میں تم میں سب سے زیادہ اپنے اہل سے حسنِ سلوک کرنے والا ہوں۔

(سنن ابن ماجه كتاب النكاح باب حسن معاشرة النساء حديث 1977)

یہ ایک ایسا عمل ہے جو معمولی عمل نہیں ہے۔ اس عمل کی اہمیت بتانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مثال پیش فرمائی ہے۔

پس اِھْدِنَــــا .... کی دعا ہر کام کو سامنے رکھتے ہوئے مومن کو کرنے کی ضرورت ہے تاکہ نیکیوں کے معیار بڑھتے چلے جائیں اور جب موت آئے تو وہ خالص فرمانبرداری کی موت ہو۔ پس ایک حقیقی مومن وہ ہے جو امام الزمان کو مان کر ہر وقت اپنی نیکیوں کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔ ہر وقت اپنے ایمان میں ترقی کے لئے کوشاں رہے۔ اللہ سے یہ دعا مانگے کہ جس صراطِ مستقیم پر تُو نے مجھے قائم فرمادیا ہے اس میں میرے قدم ترقی کی طرف بڑھیں۔ ہر وقت اس کوشش میں ہو کہ تقویٰ میں ترقی کرنے والا ہو۔ جو تقویٰ میں ترقی کرتا ہے وہ ہر وقت خدا تعالیٰ کے خوف سے لرزاں و ترساں رہتا ہے اور جس کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو جائے وہ حقوق اللہ کی ادائیگی میں ترقی کرنے کے لئے بھی کوشش اور دعا کرتا ہے اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے بھی کوشش اور دعا کرتا ہے۔ ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم پر قائم رہنے کی دعا کرتا ہے وہ خدمتِ دین کی خواہش میں بھی ہر روز بڑھتا ہے اور خالص ہو کر خدمتِ دین کرنے والا ہوتا ہے۔ اور نہ صرف خواہش میں بڑھتا ہے بلکہ اس کے لئے ہر وہ عمل، ہر قدم جو اس عمل کی طرف وہ اٹھاتا ہے جس کی خدا اور اس کے رسول نے ہدایت فرمائی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اٹھاتا ہے۔ پس ایک حقیقی مومن کو ان لوگوں کی طرح نہیں بننا چاہئے جو اپنے زعم میں اپنے آپ کو نیک اور پارسا سمجھتے ہیں، جو اپنے زعم میں اپنے آپ کو کسی مقام پر پہنچا ہوا سمجھتے ہیں، یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو کوئی مستقل مقام مل گیا ہے یا ایسے مقام پر پہنچ گئے ہیں جہاں وہ محفوظ ہو گئے ہیں۔ جب کبھی انسان کو یہ خیال آیا چاہے وہ کتنا بھی پارسا ہو تو سمجھو کہ روحانی لحاظ سے وہ مارا گیا اور شیطان کے شکنجے میں آ گیا۔ پس ہمیشہ اپنا محاسبہ کرنا اور پھر اگلی منزل کی طرف قدم بڑھانا ہی ایک مومن کا شیوہ اور شان ہے۔ جس نے اپنے زعم میں اپنی منزل کو پالیا۔ جماعت کی تھوڑی سی خدمت کر کے اس پر فخر ہو گیا۔ جماعتی خدمات کو، اپنی عبادات کو کافی سمجھ کر حقوق العباد کی طرف سے توجہ پھیر لی اگر وہ کسی مقام پر پہنچا بھی ہو تو ایک وقت میں اپنے اس عمل کی وجہ سے وہ مقام کھو دیتا ہے۔ اس لئے ایک حقیقی مومن صرف اپنے آج کے نیک عمل کو نہیں دیکھتا بلکہ اپنے انجام کی طرف دیکھتا ہے اور انجام بخیر ہونے کی دعا کرتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تو کسی کی قوت قدسی اس دنیا کے کسی انسان میں نہیں ہو سکتی۔ آپؐ کا کاتبِ وحی یا آج کل کے زمانے میں کہنا چاہئے سیکرٹری، جو نوٹس لیتے تھے، اس قدر انہوں نے قربت کا مقام پایا کہ ہر وقت وحی لکھنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو یاد فرماتے تھے۔ یہ مقام ظاہر کرتا ہے کہ آپؐ کو اس پر اعتماد تھا، آپؐ کو اس پر اعتبار تھا۔ دوسرے مسلمانوں کی نظر میں بھی عبداللہ بن اَبی سرح کاتبِ وحی کا مقام یقیناً ہوگا کہ وہ آنحضرت ﷺ کی وحی لکھتا ہے۔ لیکن انجام کیا ہوا؟ اسے ٹھوکر لگی اور اپنے اہم مقام سے گرا دیا گیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کے زمانے میں بھی بعض ایسے لوگ تھے جو عشق و محبت میں بڑھے ہوئے تھے، جب ان کی بدبختی نے ان کو ٹھوکر لگائی تو وہ آپ کے اشد ترین مخالفین میں ہو گئے۔ آپ پر نہایت گندے اور گھٹیا الزام لگانے لگ گئے۔ ہر روز نئے نئے اعتراض کرنے لگ گئے۔ پس انجام بخیر ہونے کے لئے اِھْدِنَــــا .... کی دعا بھی بہت ضروری ہے۔ اس پر غور کریں اور پڑھیں۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

''انسانی زندگی کا مقصد اور غرض صراطِ مستقیم پر چلنا اور اس کی طلب ہے جس کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ اِھْدِنَــــا ....(۔) یا اللہ! ہم کو سیدھی راہ دکھا اور ان لوگوں کی جن پر تیرا انعام ہوا۔ یہ وہ دعا ہے جو ہر وقت ہر نماز اور رکعت میں مانگی جاتی ہے۔ اس قدر اس کا تکرار ہی اس کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے''۔ (آپ فرماتے ہیں) ''ہماری جماعت یاد رکھے کہ یہ معمولی سی بات نہیں ہے۔ اور صرف زبان سے طوطے کی طرح ان الفاظ کا رَٹ دینا اصل مقصود نہیں ہے بلکہ یہ انسان کو انسانِ کامل بنانے کا ایک کارگر اور خطا نہ کرنے والا نسخہ ہے جسے ہر وقت نصب العین رکھنا چاہئے اور تعویذ کی طرح مدّنظر رہے''۔ آپ نے فرمایا کہ اس دعا سے مخلوق کا بھی، انسان کا بھی حق ادا ہو جائے گا اور جو انسانی طاقتیں انسان کو دی گئی ہیں ان کا بھی حق ادا ہو جائے گا۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ ''غرض منعم علیہم لوگوں میں جو کمالات ہیں اور صِـرَاطَ الَّذِيْنَ .... میں جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے ان کو حاصل کرنا ہر انسان کا اصل مقصد ہے اور ہماری جماعت کو خصوصیت سے اس طرف متوجہ ہونا چاہئے ....۔

(الحکم 31مارچ 1905 جلد 9 نمبر 11 صفحہ 6-5)

یہ بہت بڑا کام ہے۔ ایک اعزاز تو ہے لیکن بہت بڑا کام ہے، بہت بڑی ذمہ واری ہے جماعت کے ہر فرد پر کہ قرآنِ کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور عظمت پر ہر احمدی کو گواہ ٹھہرنا چاہئے۔

پس ہر احمدی قرآنِ کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر تبھی گواہ ٹھہر سکتا ہے جب اِھْدِنَــــا .... کی دعا پڑھتے ہوئے ترقی کے مدارج طے کرتا جائے اور انعام یافتہ لوگوں کے معیار حاصل کرتا چلا جائے۔ قرآنِ کریم کی تعلیم کے ہر پہلو کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل کرنے کی کوشش ہو۔ پس یہ مدارج حاصل کرنے کے لئے ہم نے کوشش کرنی ہے اور جب ہم یہ کوشش کریں گے تو حقیقت میں اِھْدِنَــــا .... کے مضمون کو سمجھنے والے ہوں گے اور حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو بھی پورا کرنے والے ہوں گے۔ ورنہ یہ دعا بھی جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے طوطے کی طرح رَٹے ہوئے الفاظ ہو جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملے میں کوئی حصہ کھوٹ کا ہوگا تو اس قدر اُدھر سے بھی ہوگا۔ یعنی اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملے میں کھوٹ ہوگی تو اللہ تعالیٰ کھوٹ تو نہیں کرتا لیکن اللہ تعالیٰ اس کھوٹ کو سمجھتا ضرور ہے اس لئے جو تم سمجھتے ہو کہ معاملے میں کھوٹ کر جاؤ گے، دھوکہ دے دو گے، اس دھوکہ کی وجہ سے تمہیں اجر نہیں ملے گا۔ اللہ تعالیٰ تو ہر چیز جانتا ہے۔ فرماتے ہیں ''مگر جو اپنا دل خدا سے صاف رکھے اور دیکھے کہ کوئی فرق خدا سے نہیں ہے تو خدا تعالیٰ بھی اس سے کوئی فرق نہ رکھے گا۔ انسان کا اپنا دل اس کے لئے آئینہ ہے۔ وہ اس میں سب کچھ دیکھ سکتا ہے۔ پس سچا طریق دُکھ سے بچنے کا یہی ہے کہ سچے دل سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو اور وفاداری اور اخلاص کا تعلق دکھاؤ اور اس راہِ بیعت کو جو تم نے قبول کی ہے سب پر مقدم کرو کیونکہ اس کی بابت تم پوچھے جاؤ گے''۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 63 ایڈیشن 2003ء)

پس اپنے نفس کا محاسبہ ضروری ہے۔ دنیا میں اربوں مسلمان ہیں۔ اِھْدِنَــــا .... کی دعا پڑھتے ہیں، لیکن کیونکہ طوطے کی طرح رَٹے ہوئے الفاظ پڑھنے والا معاملہ ہے اس لئے نمازوں کے بعد ان کی فتنہ و فساد کی طرف بھی توجہ ہوتی ہے۔ .... یا آپس کے فتنوں

میں پڑے ہوئے ہیں۔ کیا یہ وہ صراطِ مستقیم ہے جس کی دعا سکھائی گئی ہے؟ یقیناً نہیں۔ ہمارے سامنے تو اس صراطِ مستقیم کے راستے ہیں جو جانوروں کی حرکات چھوڑ کر انسان بنانے والی تھیں۔ اور پھر تعلیم یافتہ انسان بنانے والی تھیں اور پھر وہ تعلیم یافتہ انسان باخدا انسان بنے۔ تو یہ نمونے ہمارے سامنے کوئی قصہ کہانی کے رنگ میں نہیں ہیں کہ آئے اور ہم نے قصے سن لئے اور کہانیاں سُن لیں بلکہ ہمارے سامنے یہ نمونے ہمیں عمل کرنے کی طرف توجہ دلانے کے لئے ہیں۔ اور انہی باتوں کی طرف اس زمانے میں حضرت مسیح موعود نے ہمارے سے بیعت لی ہے۔ پس اس جذبے کو اپنے اندر قائم رکھتے ہوئے، قرآنی تعلیم پر عمل کر کے ہی ہم راہِ بیعت کو مقدم رکھ سکتے ہیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ صرف اس بات پر خوش نہیں ہوگا کہ ہم اِھْدِنَا .... کے الفاظ کروڑوں دفعہ پڑھتے اور دہراتے رہیں۔ بلکہ یہ کوشش اور روح کی گہرائی سے نکلے ہوئے الفاظ جو اللہ تعالیٰ سے صراطِ مستقیم پر چلنے اور قائم رہنے کی دعا اور مدد مانگ رہے ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والے بنیں گے۔ ورنہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا تم پوچھے جاؤ گے کہ تمہارا دعویٰ تو کچھ اَور ہے اور عمل کچھ اَور ہے۔ پس ہر دعا کے ساتھ کوشش اور نیک نیت شرط ہے۔ حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (العنکبوت:72) جو ہماری راہ میں مجاہدہ کرے گا ہم اس کو اپنی راہیں دکھلا دیں گے''۔ فرمایا ''یہ تو وعدہ ہے اور اُدھر یہ دعا ہے کہ اِھْدِنَا ....۔ سو انسان کو چاہئے کہ اس کو مدّ نظر رکھ کر نماز میں بالحاح دعا کرے''۔ (بڑے الحاح کے ساتھ دعا کرو) ''اور تمنا رکھے کہ وہ بھی ان لوگوں میں سے ہو جاوے جو ترقی اور بصیرت حاصل کر چکے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اس جہان سے بے بصیرت اور اندھا اٹھایا جاوے''۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 38-39 مطبوعہ قادیان 1899ء۔ تفسیر حضرت مسیح موعود (سورۃ الفاتحہ) جلد اوّل صفحہ 285)

پس اب جبکہ ایک لحاظ سے تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بصیرت عطا فرمادی کہ اللہ اور اس کے رسول کے پیغام کو سمجھ کر زمانے کے امام سے ہم جڑ گئے ہیں، مان لیا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا کہ ترقی کے راستے ہمیشہ کھلے ہیں اور روحانی مدارج تو ہمیشہ طے ہوتے چلے جاتے ہیں، آپ کے قدم ترقی کی طرف بڑھنے چاہئیں۔

آپ نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ جماعت میں داخل ہو کر اپنے اندر ایک تغیر قائم کرو اور وہ نظر بھی آنا چاہئے۔ کسی بھی حکم کو خفّت کی نظر سے نہ دیکھا جائے بلکہ ایک ایک حکم کی تعظیم کی جائے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 472 ایڈیشن 2003ء)

پس قرآن شریف کے سینکڑوں احکامات کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کے لئے کوشش کی ضرورت ہے اور اس کے لئے ہر انسان خود اپنے جائزے لے سکتا ہے اور کوشش کر سکتا ہے۔ اور اگر احساس ہے تو سب سے بہترین طریقہ بھی یہی ہے کہ خود اپنے جائزے لے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ انسان کا دل آئینہ ہوتا ہے ذرا اپنے دل کے آئینے کو صاف کر کے اس میں اپنے چہرے دیکھیں، اس میں اپنے دلوں کی کیفیت دیکھیں تو ہر ایک کو اس کے اندر کی کیفیت نظر آ جائے گی۔ دوسروں پر اعتراض ختم ہو جائیں گے اور اپنی اصلاح کی طرف ہی توجہ پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ اور خود اِھْدِنَا .... کو سمجھ کر پڑھنے کی طرف توجہ ہوگی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یہ اندرونی جائزے کی تبدیلی ہے جو میں جماعت میں چاہتا ہوں۔ پس یہ جائزے ہمیں عہدِ بیعت اور ہماری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے رہیں گے۔ جیسا کہ ذکر ہوا ہے کہ حقیقی مومن وہ ہے جو ایمان میں ترقی کے لئے کوشاں ہے۔ اب مومن ہونے کے جو معیار حضرت مسیح موعود نے مقرر فرمائے ہیں وہ بھی بیان کر دیتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''جب تک کسی کے پاس حقیقی نیکیوں کا ذخیرہ نہیں ہے'' (ایک دو نیکیاں نہیں حقیقی نیکیوں کا ذخیرہ نہیں ہے) ''تب تک وہ مومن نہیں ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں اِھْدِنَا .... کی دعا تعلیم فرمائی ہے کہ انسان چوری، زنا وغیرہ موٹے موٹے برے کاموں کو ترک کرنا ہی نیکی نہ جان لے''۔ (بڑے بڑے گناہ جو ہیں ان کو نہ کرنا ہی نیکی نہ جان لو) ''بلکہ صِرَاطَ ....۔ فرما کر بتلا دیا کہ نیکی اور انعام ایک الگ شے ہے۔ جب تک اسے حاصل نہ کرے گا تب تک نیک اور صالح نہیں کہلائے گا۔ دیکھو خدا تعالیٰ نے یہ دعا نہیں سکھلائی کہ تُو مجھے فاسقوں اور فاجروں میں داخل نہ کر اور اس پر بس نہیں کیا۔ بلکہ یہ سکھلایا کہ انعام والوں میں داخل کر''۔

(البدر 10 جنوری 1905 نمبر 1 جلد 4 صفحہ 3۔ تفسیر حضرت مسیح موعود (سورۃ الفاتحہ) جلد اول صفحہ 287)

پس جیسا کہ میں نے کہا صرف ایک آدھ نیکی نہیں بلکہ ایک حقیقی مومن کا کام ہے کہ حقیقی نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرے اور یہ حقیقی نیکیوں کا ذخیرہ اللہ تعالیٰ اور بندوں، دونوں کے حقوق ادا کرنے سے ہی ملتا ہے۔ قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے سے ہی حاصل ہوسکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''یقیناً سمجھو کہ ہر ایک پاکبازی اور نیکی کی اصلی جڑ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ جس قدر انسان کا ایمان باللہ کمزور ہوتا ہے اسی قدر اعمالِ صالحہ میں کمزوری اور سستی پائی جاتی ہے۔ لیکن جب ایمان قوی ہو اور اللہ تعالیٰ کو اس کی تمام صفاتِ کاملہ کے ساتھ یقین کر لیا جائے اسی قدر عجیب رنگ کی تبدیلی انسان کے اعمال میں پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا گناہ پر قادر نہیں ہوسکتا''۔ (اگر خدا تعالیٰ پر حقیقی ایمان ہے تو پھر یہ یقینی بات ہے کہ وہ گناہ نہیں کرے گا) ''کیونکہ یہ ایمان اس کی نفسانی قوتوں اور گناہ کے اعضاء کو کاٹ دیتا ہے۔ دیکھو اگر کسی کی آنکھیں نکال دی جائیں تو وہ آنکھوں سے بدنظری کیونکر کرسکتا ہے'' (آنکھیں ہی نہیں تو بدنظری کیا کرنی ہے) ''اور آنکھوں کا گناہ کیسے کرے گا۔ اور اگر ایسا ہی ہاتھ کاٹ دیئے جائیں، شہوانی قویٰ کاٹ دیئے جائیں پھر وہ گناہ جو ان اعضاء سے متعلق ہیں کیسے کرسکتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح پر جب ایک انسان نفسِ مطمئنّہ کی حالت میں ہوتا ہے تو نفسِ مطمئنّہ اسے اندھا کر دیتا ہے اور اس کی آنکھوں میں گناہ کی قوت نہیں رہتی۔ وہ دیکھتا ہے پر نہیں دیکھتا کیونکہ آنکھوں کے گناہ کی نظر سلب ہو جاتی ہے۔ وہ کان رکھتا ہے مگر بہرہ ہوتا ہے اور وہ باتیں جو گناہ کی ہیں نہیں سُن سکتا۔ اسی طرح پر اس کی تمام نفسانی اور شہوانی قوتیں اور اندرونی اعضاء کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ اس کی ساری طاقتوں پر جن سے گناہ صادر ہوسکتا تھا ایک موت واقع ہو جاتی ہے اور وہ بالکل ایک میّت کی طرح ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ ہی کی مرضی کے تابع ہوتا ہے۔ وہ اس کے سوا ایک قدم نہیں اُٹھا سکتا۔ یہ وہ حالت ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہو اور جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کامل اطمینان اسے دیا جاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جو انسان کا اصل مقصود ہونا چاہئے''۔ فرمایا ''اور ہماری جماعت کو اس کی ضرورت ہے۔ اور اطمینانِ کامل کے حاصل کرنے کے واسطے ایمانِ کامل کی ضرورت ہے''۔ فرماتے ہیں ''پس ہماری جماعت کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر سچّا ایمان حاصل کریں''۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 504 ایڈیشن 2003ء)

صرف مان لینا کافی نہیں یہ ایمان کی کیفیت ہے جو ہمیں حاصل کرنی ہے۔ پس یہ وہ معیار ہیں جو حضرت مسیح موعود ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے یہ معیار حاصل کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ سے قرب کے تعلق میں بڑھنے والے ہوں۔ جس ہدایت پر اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے، جو احسان ہم پر فرمایا ہے اس انعام اور احسان کے شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی میں ترقی کرتے چلے جانے والے بنیں۔ اپنی نسلوں میں احمدیت کے نام کو جاری رکھنے کے لئے اپنی کوششوں اور دعاؤں میں کبھی سست نہ ہوں۔ اِن ملکوں میں جو دنیاوی آسائشیں ہیں یہ کبھی ہمیں اپنے مقصد کے حصول سے ہٹانے والی نہ بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم ڈاکٹر محمد علی صاحب امیر ضلع پشاور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری بیٹی مکرمہ عائشہ صاحبہ اہلیہ مکرم ذوالفقار احمد صاحب کو مورخہ 25 مئی 2011ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام مسرور احمد رحمان تجویز ہوا ہے اور وہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود کے والدین حضرت خان شمس الدین صاحب مرحوم کے نواسہ نواسی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم مبارک احمد صاحب باجوہ ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور رحم سے ہماری پیاری بیٹی مکرمہ نفیسہ مبارک صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد منور صاحب عزیز آباد کراچی کو مورخہ 5 مئی 2011ء کو جڑواں بیٹے عطا کئے ہیں۔ دونوں بچوں کے نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مسرور احمد اور باسل احمد عطا فرمائے ہیں جو مکرم چوہدری منظور مستجاب صاحب کراچی کے پوتے اور مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سابقہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی کی نسل سے ہیں۔ اسی طرح ننھیال کی طرف سے مکرم چوہدری محمد حسین صاحب باجوہ ابن مکرم سردار خان صاحب باجوہ ذیلدار آف بھاگووال ضلع سیالکوٹ حال سورنگیاں ضلع سیالکوٹ کی نسل سے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو لمبی زندگی عطا فرماوے۔ مولا کے یار ہوں اور دنیاوی لحاظ سے بھی لائق فائق ہوں۔ آمین

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

نکاح

مکرم محمد اسلام جاوید بھٹی صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری پیاری بیٹی مکرمہ سویرہ کرن صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم طاہر محمود احمد بٹ صاحب ولد مکرم بشارت احمد صاحب بٹ آف امریکہ مبلغ دس ہزار یو ایس ڈالرز حق مہر پر مورخہ 31 جولائی 2011ء کو بعد نماز عصر بیت اقبال ربوہ میں محترم عطاء البصیر صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کیلئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سیف اللہ خان رند صاحب نیو ملتان تحریر کرتے ہیں۔

مکرم کریم بخش خان رند صاحب المعروف بے وس کملا (سرائیکی شاعر) مورخہ 23 جولائی 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ بوقت وفات مرحوم کی عمر 70 سال تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے محبت اور شفقت سے انہیں جلسہ سالانہ یوکے پر بلایا۔ مرحوم کی شاعری کا بہت زیادہ حصہ حضرت مسیح موعود کی شان اور سچائی پر مبنی ہے۔ انہیں کئی جماعتی پروگرامز میں سرائیکی نظمیں پڑھنے کا اعزاز حاصل رہا ہے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 24 جولائی 2011ء کو پہلے بستی رندان میں مکرم رضا لطیف صاحب معلم وقف جدید نے پڑھائی۔ اس کے بعد میت کو تدفین کیلئے ڈیرہ غازی خان شہر کے قبرستان لے جایا گیا جہاں پر نماز جنازہ مکرم انصر محمود عابد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور بعد از تدفین دعا بھی کروائی۔ مرحوم بہت سادہ طبیعت کے مالک تھے سچے اور فدائی احمدی تھے۔ احمدیت کی غیرت رکھنے والے نڈر احمدی تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ان کے بڑے بیٹے ڈیرہ غازی خان میں بینک مینیجر ہیں اور جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

ضروری اعلان

مکرم فرید احمد صاحب ولد مکرم رانا لئیق احمد صاحب مرحوم 5/2 باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے چچا مکرم رانا رفیق احمد صاحب مورخہ 29 جولائی 2011ء کو وفات پا گئے۔ مرحوم رفیق سائیکل ورکس کے نام سے لمبے عرصہ سے کاروبار کر رہے تھے۔ اس اعلان کے ذریعہ احباب سے درخواست ہے کہ اگر کسی کا ان سے لین دین ہو تو مع ثبوت ایک ماہ کے اندر خاکسار کو مل کر حساب صاف کر لیں اگر کسی دوست نے ان کو کوئی ادائیگی کرنی ہو تو وہ بھی ادائیگی فرما کر مجھ سے وصولی کی رسید لے لیں اور ان کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ آمین

فون نمبر: 0333-9799655

ربوہ میں مسلسل دو گھنٹے سے زائد موسلا دھلار بارش

8/اگست 2011ء صبح 9 بجے ربوہ میں موسلادھار بارش شروع ہوئی جو مسلسل دو گھنٹے سے زائد جاری رہی ہر طرف جل تھل ہو گیا۔ سڑکوں اور میدانوں میں پانی جمع ہو گیا ہے۔ بارش کی وجہ سے ربوہ اور پنجاب کے کئی شہروں میں گرمی کا زور ٹوٹ گیا۔ گرمی اور لوڈشیڈنگ کے ستائے ہوئے لوگوں کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شو روم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

سنگاپور کا تعارف

شیروں کا مسکن ہونے کی وجہ سے ملائی زبان میں اس کا نام سنگاپور رکھا گیا۔ جنوب مشرقی ایشیا کے اس جزیرہ کی لمبائی 42 کلومیٹر اور چوڑائی 23 کلو میٹر ہے۔ اس کے ارد گرد 50 چھوٹے جزائر بھی ہیں آبادی تیس لاکھ سے زائد ہے۔ دارالحکومت سنگاپور سٹی کی آبادی صرف تین لاکھ ہے۔ یہاں کے مذاہب میں بدھ مت 30 فیصدی، عیسائی 19 فیصدی، مسلمان 16 فیصدی ہیں۔ جن کی اکثریت شافعی مذہب سے تعلق رکھتی ہے۔ چینی 80 فیصدی ہیں ان میں برائے نام مسلمان بھی ہیں۔

سنگاپور میں سب سے پہلے ملائی نسل کے ماہی گیر آباد ہوئے پھر قریبی ریاستیں حملہ آور ہوئیں۔ چودھویں صدی کے آخر میں ملاکا نے اس پر اپنی ملکیت کا دعویٰ کیا۔ کئی صدیوں تک یہ جزیرہ بے آباد رہا۔ پھر اس نے ایک خوفناک جنگل کی صورت اختیار کر لی۔ یہ خونخوار درندوں، شیروں اور مگرمچھوں کا مسکن بن گیا۔ بعدازاں بحری ڈاکوؤں نے اسے اپنا مسکن بنا لیا۔ اس دور میں یہ ملایا کی ریاست Johor کی ملکیت تھا۔ فروری 1819ء کو سنگاپور کے سلطان عبدالرحمان کے بھائی حسین وائی جوہور نے سنگاپور کو برٹش کمپنی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد 1921ء میں برطانیہ نے ایک بڑا بھاری بحری اڈہ سنگاپور میں تعمیر کیا اور اسے دنیا کی ایک بڑی بندرگاہ بنا دیا۔ 9/اگست 1965ء اس کا یوم آزادی ہے۔

اس وقت سنگاپور آزاد جمہوریہ ہے۔ صدر ریاست کا سربراہ اور مسلح افواج کا کمانڈر انچیف ہے جو براہ راست عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوتا ہے۔ جبکہ وزیراعظم حکومت کا سربراہ ہے۔ قانون سازی کا اختیار 83 رکنی منتخب پارلیمنٹ کو حاصل ہے۔

سنگاپور دنیا کا 9واں امیر ترین ملک ہے۔ اسے ایشیا کا پیرس، مشرق اور مغرب کا دروازہ، بحرالکاہل کی کنجی اور مشرق کا نگینہ بھی کہا جاتا ہے۔

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 53 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ و جگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
اطباء و سٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
خورشید 1958
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

G.H.P کی معیاری زود اثر سیل بند پوٹینسی
پیکنگ و پوٹینسی گلاس شواب 10ML پلاسٹک شواب 25ML
30/200/1000 Rs 20/= Rs 25/=
خوبصورت بریف کیس بمعہ 240,120,60 سیل بند ادویات کے علاوہ جرمن شواب سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
رعایتی قیمت پیکنگ 120ML =/200 روپے

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زود اثر دوا ہے۔
دو ماہ کا علاج رعایتی قیمت =/300 روپے

عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399, 0333-9797798

ربوہ میں سحر و افطار 9۔اگست

انتہائے سحر	3:58
طلوع آفتاب	5:26
زوال آفتاب	12:14
وقت افطار	7:01

رمضان المبارک میں اوقات کار
صبح 8 تا 1 بجے شام 5:30 تا 6:30 بجے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز
GM
میاں غلام مصطفیٰ جیولرز
میرک ضلع اوکاڑہ
044-2003444-2689125
0345-7513444
0300-6950025
طالب دعا
میاں غلام صابر

Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
دلہن جیولرز
قدیر احمد، حفیظ احمد
طالب دعا
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

wallstreet
EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH Speed Remit CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

FR-10

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا، اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
ضلع حافظ آباد میں خدمت خلق کے جذبہ کے ساتھ جدید ہسپتال کا آغاز ہو گیا ہے۔ الحمد للہ
Required Doctors
M.B.B.S, F.C.P.S
Gynaecologist Pediatation
(Full Time/ Part Time)
ناصر میڈیکل کمپلیکس
جلال پور روڈ حافظ آباد
فون
0547-522391-422991
0333-8073391

جینٹس، بوائز، شلوار قمیص، جینس، بوائز ویسٹ کوٹ،
گرلز لان سوٹ 32 تا 36 سائز قیمت -/350 روپے
رینبو فیشن
عبداللہ خان مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 047-6214377

ربوہ میں پہلی بار
شادی بیاہ اور نکاح کی تقریب کی ویڈیو اور فوٹو گرافی کیلئے
لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر
گھر کی تمام تقریبات کی ویڈیو اور فوٹو گرافی
لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر سے کروائیں۔
سپاٹ لائیٹ ویڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دار النصر غربی ربوہ
0300-2092879,0321-2063532, 0333-3532902

ptcl
عبداللہ ٹیلی کام
نزد میڈیکل کمپلس جلال پور روڈ۔حافظ آباد شہر
چوہدری اعجاز احمد (ایگزیکٹو) 0333-4091157
0333-8277774,054-7423334,7425557
Fax:054-7523391
Email:ejaz_abdullah@hotmail.com

PTCL-V فرنچائز
EVO, Brodband, Vfone ہر وقت ہر جگہ
MTA دوران سفر یا گھر میں تیز ترین EVO انٹرنیٹ
Vfone موبائل میں بھی دستیاب ہے۔
تحسین ٹیلی کام حافظ آباد روڈ پنڈی بھٹیاں
میاں طارق محمود بھٹی آفس 0547-531201,2
حافظ اعجاز احمد بھٹی 0300-7627313,0547415755

انفرٹیلیٹی کلینک
Sono Hystero Salpingo Graphy
IUI (Intra Uterine Insemination)
Power Color Doppler Ultrasound
کیا آپ اولاد جیسی نعمت سے محروم ہیں؟
آج ہی ہمارے ڈاکٹر صاحبان سے چیک اپ اور مشورہ کیلئے تشریف لائیں (مکمل اعتماد اور رازداری کیساتھ)
You Need It.....we bring it
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ
047-6213944
047-6214499

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

AEP PROGRAM AFFILIATED WITH
UNIVERSITY OF BALLARAT AUSTRALIA / ATMC
ADMISSIONS OPEN FALL 2011

"START YOUR EDUCATION IN PAKISTAN AND FINISH IT IN THE COUNTRY OF YOUR CHOICE"
AUSTRALIA / NEW ZEALAND / UK

Courses Offered

Undergraduate		Postgraduate	
BIT	BIS	MIT	MIS
BBA (Accounting)	B.Com		

JOIN DIRECTLY AFTER A LEVELS / FSC / FA / I.COM
(STUDENTS APPEARING IN A-LEVEL EXAMS ARE ALSO ELIGIBLE TO APPLY)

UNIVERSITY of BALLARAT Australia
RMIT UNIVERSITY
Flinders UNIVERSITY

SUBCONTINENT'S LARGEST PATHWAY PROGRAM
AEP
AUSTRALIAN EDUCATION PATHWAY
STUDY 1 YEAR AT BONTE EDUCATION PAKISTAN & 2 YEARS IN AUSTRALIA

- Huge Cost Savings - Quality International Education at Bonte Education Campus. Study 1 year in Pakistan and save up to Rs 1.1 million in tuition fee & 1.5 million in living expenses
- On campus IELTS preperation with digital language lab
- Important Time Saving - A student can start his/her degree in Pakistan, saving time lost during IELTS, university admissions & visa processing; after completeion of 2 semesters the student can pursue the degree in country of their choice
- On campus visa assistance / guidance

Admissions Open for September 2011
- 20% Scholarship for the first 20 students
- Visit our website or call us for admission details

BONTE EDUCATION
www.bonte-edu.com
0323-5299661, 0323-5299662
Bonte Education
99, Street 60, I-8/3, Islamabad
Phone: +92 51 444 1650/3667
Email : info@bonte-edu.com

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
وقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

KOHINOOR
STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua, Mian Mubarik Al
Tel:37630055-37650490-91 Fax:3763008
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com